مینڈھر کے سردار سخی ولایت خان

جرأت، انسان دوستی اور اجتماعی قیادت کی ایک داستان

روزنامہ عوامی — بے زبانوں کی آواز

طارق جنجوعہ

پیر پنجال کی سو عظیم شخصیات، سلسلہ نمبر 63

پیر پنجال کے دشوار گزار پہاڑی سلسلوں میں واقع خطہ مینڈھر کی تاریخ ان بلند پایہ شخصیات کے قابلِ فخر تذکرے کے بغیر نامکمل ہے، جنہوں نے اس کے سماجی و ثقافتی خدوخال کو تشکیل دیا، اس کے ورثے کی حفاظت کی اور امن کے ادوار کے ساتھ ساتھ آزمائش اور مصیبت کے وقت بھی اس کی عزت و وقار کو برقرار رکھا۔ ان ممتاز شخصیات میں سردار سخی ولایت خان کا نام ایک ایسے شخص کے طور پر نمایاں نظر آتا ہے جو جرأت، انسان دوستی، ایثار اور غیر متزلزل اخلاقی کردار کا پیکر تھا۔ ان کی داستان محض ایک معزز دیہی بزرگ کی سوانح حیات نہیں ہے، بلکہ یہ مینڈھر کے سرحدی علاقے کے ایک ہنگامہ خیز دور کی روداد بھی ہے؛ وہ زمانہ جب نئی تشکیل پانے والی لائن آف کنٹرول کے ساتھ آباد لوگ ایک بڑے سماجی انتشار اور تغیر سے گزر رہے تھے۔ ان کی زندگی پیر پنجال کی روح کی عکاسی کرتی ہے — ایسی روح جو ثابت قدم، فیاض، اپنی روایات سے گہری وابستگی رکھنے والی اور مشکلات کے سامنے کبھی نہ جھکنے والی ہے۔ سردار سخی ولایت خان، سردار سیف محمد خان ساکن سکھی میدان کے ایک خوشحال اور معزز گھرانے میں پیدا ہوئے۔ انہیں ورثے میں سخاوت، کشادہ دلی اور راست کرداری کی ایسی روایت ملی جو نسل در نسل اس خاندان کی پہچان رہی تھی۔ سکھی میدان کا نام ہی مہمان نوازی اور فیاضی کی ایک طویل روایت کا حامل ہے، اور یہی اقدار ان کی ابتدائی تربیت کے دوران فطری طور پر ان کے مزاج کا حصہ بن گئیں۔ ہندوستان اور پاکستان کی سرحد کے قریب واقع یہ علاقہ جلد ہی تقسیم ہند کے بعد کی تاریخ کے انتہائی کرب ناک ادوار میں سے ایک کا گواہ بننے والا تھا۔ تاہم، ان تمام چیلنجز کے باوجود، سردار ولایت خان کا خاندان مقامی آبادی کے لیے قوت اور سہارا بن کر ابھرا۔ انہوں نے لوگوں کی عزت و آبرو کی حفاظت کی، ان کی املاک کو محفوظ رکھا اور ایسے غیر یقینی دور میں انصاف کی پاسداری کی۔

نیکی اور برادری کی خدمت میں رچی بسی بچپن کی تربیت

مینڈھر بھر میں سخاوت اور فلاح عامہ کے حوالے سے معروف ایک گھرانے میں پرورش پاتے ہوئے، سردار سخی ولایت خان نے کم عمری ہی میں انسان دوستی اور ہمدردی کی اہمیت کو سمجھ لیا تھا۔ ان کے والد، سردار سعید محمد خان، پورے علاقے میں بے حد عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ ان کے خاندان میں خوشحالی کو کبھی محض ایک مراعات یا ذاتی آسائش نہیں سمجھا گیا، بلکہ اسے ایک ذمہ داری تصور کیا جاتا تھا — ایسی ذمہ داری اور موقع جس کے ذریعے غریبوں کا ساتھ دیا جائے، بھوکوں کو کھانا کھلایا جائے اور بے گھر و بے سہارا لوگوں کو پناہ دی جائے۔ فرض شناسی اور خدمت خلق کا یہی جذبہ سردار ولایت خان کی شخصیت کی بنیاد بنا۔ عمر کے ساتھ ساتھ وہ اپنے پُرسکون مزاج، فطری قائدانہ صلاحیتوں اور تنازعات کو خوش اسلوبی سے حل کرنے کی قابلیت کے باعث معروف ہوتے گئے۔ یہی اوصاف بعد ازاں انہیں مینڈھر کے معتمد ترین افراد میں سے ایک بنانے کا سبب بنے۔

مینڈھر میں ہنگامہ خیزی 1947- 1965

جموں و کشمیر کے چند ہی علاقے ایسے تھے جنہوں نے تقسیم ہند کے صدمے اور اس کے بعد ہونے والے پاک-بھارت تنازعات کے اثرات کو مینڈھر کی سرحدی پٹی جتنی شدت سے محسوس کیا ہو۔

1947

کے واقعات نے یہاں ایک ایسی افراتفری کو جنم دیا جس کی اس سے پہلے کوئی مثال نہیں ملتی تھی۔ سرحد پار سے قبائلی لشکروں نے علاقے میں دراندازی کی، جس کے نتیجے میں خوف، بے یقینی اور نقل مکانی کی صورتحال پیدا ہوگئی۔ دراندازوں کو نکالنے کے لیے بھارتی فوج نے جوابی کارروائیاں شروع کیں، اور یہ خطہ ایک ایسے میدان جنگ میں تبدیل ہوگیا جہاں بے گناہ شہری دو جانبہ فائرنگ کے بیچ پھنس گئے۔ گاؤں گاؤں خوف و ہراس پھیل گیا۔ لوگ رات کی تاریکی میں اپنے گھروں سے نکلنے پر مجبور ہوگئے اور اپنی زمینیں، مویشی، مال و اسباب اور زندگی بھر کی جمع پونجی وہیں چھوڑ گئے۔ نئی قائم ہونے والی لائن آف کنٹرول (LOC) نے آبائی کھیتوں، راستوں اور برادریوں کے باہمی روابط کو کاٹ کر رکھ دیا اور یوں مینڈھر کے جغرافیائی ہی نہیں بلکہ جذباتی منظرنامے کو بھی ہمیشہ کے لیے بدل دیا۔

1965

کی جنگ نے ان پرانے زخموں کو ایک بار پھر تازہ کر دیا۔ ایک مرتبہ پھر سرحدی علاقوں میں رہنے والے لوگوں کو گولہ باری اور فائرنگ سے بچنے کے لیے عارضی طور پر نقل مکانی پر مجبور ہونا پڑا۔ ان میں سے بہت سے لوگ، جنہوں نے سرحد کے دوسری جانب جانے کی کوشش کی، بارودی سرنگوں یا دو طرفہ فائرنگ کی زد میں آکر اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے، اور اپنے پیچھے جدائی اور نقصان کی دلخراش داستانیں چھوڑ گئے۔ یہ وہ لمحات تھے جنہوں نے انسانی کردار کا امتحان لیا۔ ریاست کے مختلف علاقوں میں بے گھر ہونے والے خاندانوں کی چھوڑی ہوئی بہت سی زمینوں پر موقع پرست عناصر نے قبضہ کرلیا۔ لیکن سکھی میدان اس کے برعکس ایک منفرد مثال بن کر سامنے آیا۔ یہاں نقل مکانی کرنے والے خاندانوں کی زمینیں اور جائیدادیں سردار سخی ولایت خان اور ان کے خاندان کی دیانت دارانہ اور چوکس نگرانی میں محفوظ رہیں۔ جب حالات معمول پر آنے لگے اور امن نے بتدریج واپسی اختیار کی تو بے گھر خاندان اپنے گھروں کو واپس لوٹنے لگے۔

دوسرے علاقوں سے سنائی دینے والی کہانیوں کے برعکس، سکھی میدان میں واپس آنے والے مالکان نے اپنے گھر محفوظ، اپنی زمینیں غیر متصرف اور اپنے حقوق مکمل طور پر برقرار پائے۔ سردار سخی ولایت خان نے اس بات کو یقینی بنایا کہ زمین کا ایک ایک انچ بلا کسی تنازع کے اس کے اصل مالک کو واپس ملے۔ اس غیر معمولی اخلاقی طرزِ عمل نے لوگوں کے دلوں میں ان کا مقام مزید بلند کردیا اور انہیں دیانت و امانت کی ایک علامت بنادیا۔

ہردل جیتنے والے سرپنچ

ان کی مقبولیت، انصاف پسندی اور عوامی فلاح و بہبود کے لیے گہری وابستگی کو دیکھتے ہوئے، مینڈھر کے لوگوں نے سردار سخی ولایت خان کو مینڈھر کے وسیع جغرافیائی علاقے کا سرپنچ منتخب کیا۔ انہوں نے ایک طویل عرصے تک اس عہدے پر خدمات انجام دیں۔ ان کے دور کو آج بھی امن، نظم و نسق اور موثر انتظامیہ کے ایک دور کے طور پر یاد کیا جاتا ہے۔ ان کی پنچایت باہمی رضامندی سے تنازعات حل کرنے، غریبوں کو انصاف فراہم کرنے اور تمام برادریوں کے ساتھ یکساں سلوک کرنے کے لیے مشہور تھی۔ ان کا طرزِ قیادت عوامی شمولیت اور ہمدردی پر مبنی تھا۔ انہوں نے کبھی طاقتور لوگوں کو کمزوروں پر غالب آنے کی اجازت نہیں دی۔ ان کے دروازے ہر ایک کے لیے کھلے رہتے تھے — کسان ہوں، چرواہے ہوں، بیوائیں ہوں، مہاجرین ہوں، مسافر ہوں یا تاجر، سب ان کے پاس اپنی مشکلات لے کر آسکتے تھے۔ ان کی آواز انصاف اور غیر جانب داری کی علامت بن گئی تھی، اور ان کی موجودگی ایسے وقت میں لوگوں کے اندر تحفظ کا احساس پیدا کرتی تھی جب یہ خطہ اب بھی سیاسی بے یقینی کے بعد پیدا ہونے والے اثرات سے دوچار تھا۔ سردار سخی ولایت خان نے سخی میدان میں سید سخی سرور ملتانی کی تاریخی بیٹھک میں منعقد ہونے والے عظیم الشان میلے کے انتظام و انصرام میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ کئی دہائیوں سے منعقد ہونے والا یہ شاندار میلہ اب اس خطے کی ایک نمایاں ثقافتی شناخت بن چکا ہے، جہاں دور دراز علاقوں سے معروف کھلاڑی اور پُرجوش شائقین بڑی تعداد میں شرکت کرتے ہیں۔ کبڈی، کلائی کی کشتی، کُشتی، پتھر اٹھانے اور دیگر دیہی کھیلوں جیسے روایتی مقابلوں کے ساتھ یہ میلہ طویل عرصے سے اجتماعی جذبے اور جسمانی قوت و مہارت کی علامت رہا ہے۔ اپنی بھرپور وابستگی اور انتظامی صلاحیتوں کے ذریعے سردار سخی ولایت خان نے اس محبوب روایت کو برقرار رکھنے میں اہم کردار ادا کیا۔ ان کی مسلسل محنت اور تعاون سے یہ روایت زندہ رہی اور آج بھی اسی جوش و خروش کے ساتھ جاری ہے۔

پیر جماعت علی شاہ کے قریبی رفیق

ان کی شخصیت کا ایک اور نمایاں پہلو ان کا روحانی رجحان اور پیر جماعت علی شاہ کے ساتھ ان کی وابستگی تھی۔ پیر جماعت علی شاہ اپنے دور کے ایک نہایت محترم روحانی پیشوا ہونے کے ساتھ ساتھ قانون ساز اسمبلی کے رکن، یعنی ایم ایل اے، بھی تھے۔ پیر صاحب کے سیاسی مخالفین اکثر ان کے قریبی ساتھیوں کو بھی نشانہ بناتے تھے، جس کی وجہ سے بدقسمتی سے سردار سخی ولایت خان بھی ایک مشکل اور خطرناک صورتحال سے دوچار رہے۔ تاہم، وہ اپنی وفاداری پر ثابت قدم رہے۔ ان کی رہنمائی ایمان، روحانی نظم و ضبط اور اس ذاتی یقین نے کی کہ حق اور صداقت کو کبھی بھی دھمکی یا خوف کے سامنے نہیں جھکنا چاہیے۔ سردار سخی ولایت خان کے خاندان کے روحانی تعلقات بھی بہت گہرے تھے۔ ان کا رشتہ کوٹلی، جو اب آزاد کشمیر میں ہے، کے محترم باجی الف دین کے ساتھ پیر و مرید کا تھا۔ اس کے علاوہ ممتاز پیر جماعت علی شاہ کے ساتھ بھی ان کے خاندان کے مضبوط سیاسی اور روحانی تعلقات تھے۔ پیر جماعت علی شاہ سردار سخی ولایت خان سے بے حد محبت کرتے تھے اور انہیں اپنے بیٹے کی طرح سمجھتے اور برتاؤ کرتے تھے۔ اس مقدس وابستگی نے ان کی زندگی اور ان کے فیصلوں پر گہرا اثر ڈالا۔

1965

کے ہنگامہ خیز دنوں میں، جب پورے علاقے پر خوف اور بے یقینی چھائی ہوئی تھی اور لوگ محفوظ مقامات کی طرف نقل مکانی کر رہے تھے، سردار سخی ولایت خان کو خواب میں ایک روحانی اشارہ ملا۔ باجی صاحب نے انہیں ہدایت کی کہ وہ دوسری جانب ہجرت نہ کریں۔ ایک سچے مرید کے غیر متزلزل ایمان اور وفاداری کے ساتھ انہوں نے اس روحانی حکم کو قبول کیا اور جرأت کے ساتھ وہیں رہنے کا فیصلہ کیا۔ بعد میں یہی فیصلہ ان کے ثابت قدم کردار اور روحانی یقین کی ایک نمایاں علامت بن گیا۔

1965

میں جب پاکستانی درانداز بھارتی علاقے میں داخل ہوئے تو سردار سخی ولایت خان نے بھارتی فوج کی مدد کرتے ہوئے ان کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ نتیجتاً بہت سے درانداز یا تو مارے گئے یا انہیں پسپا ہونے پر مجبور ہونا پڑا۔ تاہم، اس جدوجہد کے دوران بہادر سردار سخی ولایت خان نے بھی جامِ شہادت نوش کیا اور دراندازوں کے ہاتھوں شہید ہوگئے۔ پیر پنجال کی تاریخ میں سردار سخی ولایت خان عزت و وقار کی ایک بلند علامت، دیانت داری کا پیکر اور خدمت خلق کی ایک لازوال مثال کے طور پر ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے۔ ان کا نام صرف مینڈھر کی تاریخ کا ایک باب نہیں، بلکہ اس کی روشن ترین داستانوں میں سے ایک ہے۔

تحریر کردہ: پروفیسر سید مسروف شاہ، بیورو چیف، آزان، پیر پنجال ڈیسک،
موبائل نمبر
9419952784
ای میل:
tariqmedia300@gmail.com

تلنگانہ کانگریس کا مرکزی حکومت پر حملہ، E20 پیٹرول کو واپس لینے، ایندھن کی قیمتوں میں فوری کمی کا مطالبہ

حیدرآباد// تلنگانہ کانگریس نے ایندھن کی قیمتوں اور ای 20 ایتھنول پٹرول کو لے کر مرکزی حکومت پر حملہ کیا ہے۔ پارٹی رہنماؤں نے پٹرول کی قیمتوں میں فوری کمی اور E20 واپس لینے کا مطالبہ کیا ہے۔ تلنگانہ کانگریس لیڈر ظہیر لالانی نے کہا کہ E20 سے E10 میں تبدیل ہونا حکومت کی ناکامی کو ثابت کرتا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ عوام کو گمراہ کیا گیا ہے۔ لالانی نے کہا کہ E20 سے E10 میں تبدیل ہونا حکومت کی بڑی ناکامی کی علامت ہے۔ وہ کھلے عام اس کا اعتراف نہیں کر رہے ہیں، لیکن نتن گڈکری کے ذاتی فائدے کے لیے، انہوں نے یہ کہہ کر عوام کو گمراہ کیا کہ E20 کی قیمتوں میں 15-20 روپے فی لیٹر کمی آئے گی اور عوام کو فائدہ پہنچے گا، لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا۔" انہوں نے کہا، "جب خام تیل کی قیمت 115 تھی، تو انہوں نے E-20 پٹرول کی قیمت میں اضافہ کیا۔ ہماری ریاست تلنگانہ میں یہ 115 ہے، جب کہ کچھ ریاستوں میں یہ 104103، 105 ہے۔" مرکز پر جھوٹے وعدے کرنے کا الزام لگاتے ہوئے لالانی نے کہا، "آپ نے جو جھوٹے وعدے کیے ہیں ان کے لیے آپ کو معافی مانگنی چاہیے۔ اگر آپ کو جھوٹ بولنا ہے تو کنٹرول کے انداز میں کریں۔ اتنا جھوٹ نہ بولیں، عوام اتنی پاگل نہیں ہے کہ آپ کی ہر بات پر یقین کرلے۔ عوام کی جیبوں سے پیسہ لیا جاتا ہے۔ پٹرول کی قیمتیں کم کریں، خام تیل کی قیمتیں نیچے آئیں۔" کانگریس کے سابق رکن پارلیمنٹ مدھو یاشکی گوڑ نے E20 پٹرول کو شہریوں کے لیے ایک اچھا آپشن قرار دیا۔ گوڑ نے کہا، "ہندوستانی شہریوں سے E20 ایتھنول پٹرول استعمال کرنے کے لیے کہنا ایک سوچا سمجھا کھیل ہے اور ایک سنگین تشویش کا معاملہ ہے۔ یہ الزام ہے کہ حکومت اور وزیر ٹرانسپورٹ گڈکری کے خاندان کے افراد E20 پٹرول کے لیے ایتھنول کی تیاری میں ملوث ہیں۔ وہ لاکھوں ہندوستانی شہریوں کو ہراساں کر رہے ہیں۔" انہوں نے ایتھنول کی پیداوار کے لیے پانی کی ضرورت پر بھی تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا، "ایتھنول پر مبنی پٹرول کے لیے بڑی مقدار میں پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس سے کسانوں اور پانی کی فراہمی پر اثر پڑے گا۔ گڈکری اپنے اور اپنے خاندان کے فائدے کے لیے ملک کے لوگوں کو مشکل میں ڈال رہے ہیں۔"

سپریم کورٹ نے پھانسی کے موجودہ نظام کو ختم کرنے کی درخواست مسترد کردی۔

نئی دہلی// سپریم کورٹ نے ایک مفاد عامہ کی عرضی کو خارج کر دیا ہے جس میں سزائے موت پانے والے مجرموں کو پھانسی دینے کے موجودہ نظام کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ عدالت نے کہا کہ پھانسی کے ذریعے پھانسی کے موجودہ طریقہ کار کو غیر آئینی نہیں سمجھا جا سکتا۔ تاہم عدالت نے یہ بھی واضح کیا کہ مرکزی حکومت پھانسی کے علاوہ پھانسی کے دیگر طریقوں پر غور کر سکتی ہے۔ اطلاعات کے مطابق یہ معاملہ ایڈوکیٹ رشی ملہوترا کی طرف سے دائر مفاد عامہ کی عرضی سے متعلق تھا۔ درخواست میں پھانسی دینے کے طریقہ کار پر سوال اٹھایا گیا، سوال کیا گیا کہ کیا کسی شخص کو پھانسی پر لٹکانا اور اس کی موت کا انتظار کرنا انسانی اور باوقار طریقہ ہے۔ درخواست گزار نے مطالبہ کیا کہ سزائے موت پر عمل درآمد کے لیے ایسا طریقہ اختیار کیا جائے جس سے مجرم کو تکلیف اور جسمانی تکلیف کم ہو اور ان کے وقار کو برقرار رکھا جاسکے۔ اس کیس کی سماعت جسٹس وکرم ناتھ اور سندیپ مہتا کی بنچ نے کی۔ درخواست میں سزائے موت پر عمل درآمد سے متعلق قانونی دفعات کو بھی چیلنج کیا گیا ہے۔

ممبئی میں بہت سے ووٹروں کے نام ڈیجیٹل نہیں ہوئے، حکومت جواب دے: کانگریس

ممبئی// کانگریس قائدین اسلم شیخ، وجے کیشن اور ورشا گائیکواڑ نے مرکزی اور مہاراشٹر حکومتوں پر کئی سنگین الزامات عائد کرتے ہوئے مختلف مسائل پر پارٹی کا موقف پیش کیا۔ انہوں نے ممبئی کانگریس کی میٹنگ، ووٹر لسٹ کی اسپیشل انٹینسیو ریویژن (SIR)، آٹو رکشہ ڈرائیوروں کے لیے مراٹھی زبان کی ضرورت، بے روزگاری، مہنگائی، سڑک کی تعمیر کا معیار، اور طلبہ کی تحریک سمیت کئی مسائل پر تبادلہ خیال کیا۔ کانگریس لیڈر اسلم شیخ نے کہا کہ ممبئی کانگریس کے سینئر لیڈروں کی میٹنگ میں اہم امور پر تبادلہ خیال کیا جاتا ہے۔ ایس آئی آر کے بارے میں انہوں نے دعویٰ کیا کہ ممبئی میں لوگوں کی ایک بڑی تعداد کے نام ابھی تک ڈیجیٹل نہیں ہوئے ہیں۔ مختلف سرکاری کاموں پر اساتذہ اور اہلکاروں کی تعیناتی کی وجہ سے بھی یہ عمل متاثر ہوا۔ ممبئی جیسے بڑے شہر میں یہ حکومت اور الیکشن کمیشن کی ذمہ داری ہے کہ وہ ہر اہل شہری تک پہنچ کر ان کے حق رائے دہی کو یقینی بنائے۔ انہوں نے سوال کیا کہ اگر بڑی تعداد میں ووٹرز کے نام فہرست میں شامل نہیں کیے گئے تو کون جوابدہ ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کے پاس پیدائشی سرٹیفکیٹ، راشن کارڈ، پاسپورٹ اور بجلی کے بل جیسے دستاویزات کا ڈیٹا موجود ہے۔ اس لیے اہل افراد کو ہراساں کرنے کے بجائے دستیاب ڈیٹا کی بنیاد پر تصدیق کے عمل کو آسان بنایا جائے۔ اگر کسی شخص کی شہریت کے بارے میں شکوک و شبہات ہیں تو ان کی چھان بین ہونی چاہیے لیکن اس سے عام لوگوں کی ایک بڑی تعداد کو خاصی تکلیف نہیں ہونی چاہیے۔ اسلم شیخ نے مہاراشٹر میں خواتین اور لڑکیوں کی گمشدگی، کسانوں کی خودکشی اور بے روزگاری جیسے مسائل کو بھی اٹھایا۔ سیاسی بحث کا محور عوام کے حقیقی مسائل پر ہونا چاہیے۔ بے روزگار نوجوان روزگار کے حصول کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں اور کسانوں کے مسائل بھی سنجیدہ بحث کے متقاضی ہیں۔ آٹو رکشہ ڈرائیوروں کے لیے مراٹھی کو لازمی بنانے اور مراٹھی نہ جاننے والوں کے لائسنس یا پرمٹ منسوخ کرنے کی تجویز کے بارے میں اسلم شیخ نے کہا کہ انہیں مراٹھی سیکھنے کے خیال پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ مہاراشٹر میں کام کرنے والے لوگوں کو مراٹھی زبان سیکھنے کی ترغیب دی جانی چاہیے، لیکن کسی کو صرف اس لیے ملازمت یا اجازت نامے سے انکار کرنا مناسب نہیں ہے کہ وہ زبان نہیں جانتے۔ انہوں نے تجویز پیش کی کہ حکومت اضافی زبان کی کلاسز کا اہتمام کرے اور اگر ضرورت ہو تو لوگوں کو مراٹھی سکھانے کا انتظام کرے۔ ہندوستانی آئین کے تحت شہریوں کو ملک کے کسی بھی حصے میں سفر کرنے، کام کرنے اور رہنے کا حق حاصل ہے۔ لہٰذا زبان سیکھنے کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے، لیکن اسے ملازمت سے انکار کرنے کی بنیاد کے طور پر استعمال نہیں کیا جانا چاہیے۔ وندے ماترم کو لے کر کانگریس لیڈروں پر حملوں کے بارے میں کانگریس لیڈر وجے کیشن نے بی جے پی پر دباؤ والے مسائل سے توجہ ہٹانے کا الزام لگایا۔ انہوں نے کہا کہ مہنگائی، بے روزگاری اور دیگر حقیقی مسائل سے توجہ ہٹانے کے لیے مختلف ایشوز کو سیاسی بحث کا مرکز بنایا جا رہا ہے۔ تحریک آزادی میں کانگریس کے تعاون کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کانگریس قائدین کو اپنی حب الوطنی ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ پارٹی کی تاریخ جدوجہد آزادی سے جڑی ہے، اور کانگریس کو اس معاملے پر کسی سے سند لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ سونیا گاندھی کے بارے میں مرکزی وزیر کے "اطالوی خون" کے تبصرہ کے بارے میں وجے کیشن نے کہا کہ اس طرح کے بیانات پر ردعمل دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت مہنگائی اور بے روزگاری جیسے مسائل سے لوگوں کی توجہ ہٹانے کے لیے اس طرح کے تنازعات پیدا کرتی ہے۔ وجے کیشن اور ورشا گائیکواڑ نے 22 اگست کو پونے میں راہول گاندھی کے منصوبہ بند پروگرام پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ وجے کیشن نے کہا کہ راہول گاندھی طلباء، نوجوانوں اور عام لوگوں سے ملاقات کریں گے اور ان کے مسائل سنیں گے۔

دہلی پولیس نے سپریم کورٹ میں ضرورت سے زیادہ طاقت کے الزامات کی تردید کی ہے۔

نئی دہلی// منگل کو دہلی پولیس نے جنتر منتر پر طلبہ کے احتجاج کے دوران پولیس کی کارروائی کے بارے میں سپریم کورٹ میں حلف نامہ داخل کیا۔ مظاہرین کے خلاف ضرورت سے زیادہ طاقت کے الزامات کی تردید کرتے ہوئے، پولیس نے کہا کہ 20 جولائی کو پارلیمنٹ تک مارچ کا منصوبہ غیر قانونی تھا۔ پولیس کے مطابق مظاہرے کے دوران ہجوم کے پرتشدد اور بے قابو ہونے کے بعد صورتحال پر قابو پانے کے لیے مرحلہ وار طاقت کا استعمال کیا گیا۔ ڈپٹی کمشنر آف پولیس سچن شرما کے ذریعہ داخل کردہ حلف نامہ میں کہا گیا ہے کہ پولیس نے دستیاب اور قانونی ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے صورتحال پر قابو پانے کی کوشش کی۔ پولیس کا دعویٰ ہے کہ احتجاج کے دوران بھیڑ نے رکاوٹوں کی کئی تہوں کو توڑ کر پارلیمنٹ کی طرف بڑھنے کی کوشش کی۔ اس کے بعد صورتحال پرامن رہی اور پولیس کو بھیڑ پر قابو پانے کے لیے طاقت کا استعمال کرنا پڑا۔ دہلی پولیس کے مطابق 20 جولائی کو جنتر منتر اور اس کے آس پاس 30,000 سے زیادہ مظاہرین موجود تھے۔ تقریباً تین کلومیٹر کے علاقے میں پھیلے ہوئے بڑے ہجوم کو کنٹرول کرنے کے لیے تقریباً پانچ ہزار پولیس اہلکار تعینات کیے گئے تھے۔ پولیس نے اپنے جواب میں بھیڑ کے سائز اور حفاظتی انتظامات کا بھی ذکر کیا۔ یہ حلف نامہ طلبا مظاہرین کے خلاف پولیس کی مبینہ زیادتیوں کی عدالت کی نگرانی میں تحقیقات کی درخواست کے جواب میں دائر کیا گیا تھا۔ دہلی پولیس کے مطابق اس جواب کو چار متعلقہ درخواستوں کے مشترکہ جواب کے طور پر بھی استعمال کیا جائے گا۔ پولیس نے اپنے حلف نامے میں کہا کہ مظاہرین پر قابو پانے کے لیے یہ کارروائی اچانک نہیں کی گئی بلکہ حالات کے بگڑنے کے بعد مرحلہ وار کی گئی۔ پولیس نے کہا کہ بھیڑ کے رکاوٹوں کو عبور کرنے اور پارلیمنٹ کی طرف بڑھنے کی کوشش کے بعد امن و امان برقرار رکھنا ضروری ہوگیا۔ دہلی پولیس نے عدالت کے سامنے یہ بھی واضح کیا کہ طاقت کے استعمال کا مقصد بھیڑ کو نقصان پہنچانا نہیں تھا، بلکہ حالات کو قابو میں رکھنے اور امن و امان کو برقرار رکھنے کے لیے تھا۔ پولیس نے ضرورت سے زیادہ طاقت کے الزامات کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ ان کے اقدامات حالات کے مطابق اور قانونی دائرہ کار کے اندر تھے۔ انہوں نے کہا کہ 20 26 جولائی 2019 اور جولائی 2020 کے درمیان کل 2,873 افراد کی شناخت مجرمانہ ریکارڈ کی بنیاد پر کی گئی جن کی مجرمانہ تاریخ تھی۔ ان میں سے 1092 سے زائد مقدمات میں ملوث تھے۔ بیشتر پولیس تاریخ کے شیٹر تھے۔ کچھ پر قتل، عصمت دری، پوکسو اور این ڈی پی ایس جیسے سنگین جرائم کا الزام تھا۔ پولیس نے کہا ہے کہ ان کی تفتیش ان 2,873 افراد تک محدود رہی ہے۔

MANAPPURAM FINANCE LTD.
CIN : L65910KL1992PLC006623
Registered Office: W - 4/ 638A, Manappuram House,
P.O. Valapad, Thrissur - 680 567, Kerala, India

निलामी सूचना

विशेषकर गिरवीकर्ताओं और सामान्य रूप में जनता को एतद्द्वारा सूचित किया जाता है कि निम्नलिखित खातों में रखे गए सोने के आभूषणों की सार्वजनिक नीलामी निम्नलिखित शाखाओं पर दिनांक 16/09/2026 को सुबह 10.00 बजे से किया जाएगा. हम ऐसे डिफॉल्टर ग्राहकों के सोने के आभूषणों की नीलामी करने जा रहे हैं जिन्होंने नोटिस/पत्र द्वारा सूचित किए जाने के बावजूद अपने लोन की रकम नहीं चुकाई है. जिन आवश्यक की नीलामी नहीं हो सकेगी, उनकी नीलामी किसी अन्य दिन बिना पुनः सूचना दिए की जाएगी. नीलामी के स्थान व तिथि (अगर कोई हो) में परिवर्तनों की कोई सूचना नीलामी केन्द्र या वेबसाइट पर लगाई जाएगी तथा इस बारे में कोई अन्य सूचना नहीं दी जाएगी.

गिरवियों की सूची :
जम्मू, जैन बाजार जम्मू, 0127560710026316, 6413, 6426, 6457, 6497, 0145, जम्मू रेजीडेंसी रोड, 0121110820000046, जानीपुर जम्मू, 0134700710028919, 5944, 6849, 6959, 6933, पुरानी मंडी चौक जम्मू, 0125450710025706, 5707, रेहाड़ी-जम्मू, 0132440710046330, 6390, 6397, 6435, सतवारी चौक जम्मू, 0127570710050640, 0783, [illegible] जम्मू 0134650710024780, 4887, त्रिकुटा नगर, 0124150710030020, 0087, 0099, 0147,

ऊपर बताई गई नीलामी में हिस्सा लेने के इच्छुक व्यक्तियों को नीचे दी गई शर्तों का पालन करना होगा. इच्छुक बोली लगाने वालों को नीलामी के दिन ही एनईएफटी/आरटीजीएस के जरिए 10,000/- रुपये ईएमडी (जो बोली हारने वालों को वापस कर दिया जाएगा) जमा करना होगा। बोली लगाने वालों के पास वैध आईडी कार्ड/पैन कार्ड होना चाहिए। ज्यादा जानकारी के लिए कृपया 9072607147 पर संपर्क करें।
अधिकृत अधिकारी
मणप्पुरम फाइनेंस लि. हेतु

NOTICE

I Harjit Singh S/O Atma Arora R/O H.No.2, New Mohinder Nagar, Canal Road, Jammu have applying for correction of my name which has been wrongly written as Harjeet Arora in JK Bank, Canal Road Jammu bearing A/C No. 0023040100015959 instead of correct name is Harjit Singh as per my Aadhaar Card bearing No. 3801 1099 4223. Now I am applying for the necessary correction of my name, Vide Affidavit No. IN-JK45730590128140Y dated 24.08.2026. An objection, if any, may be conveyed to J K Bank, Canal Road, Jammu, within 7 days from the publication of this notice.

Change of Name

I Pooja Devi D/O Lt.Darbari Lal & Lt. Bhagu Devi applied for transfer of electricity bill bearing I.D No.0101010015406 R/O H.No.281, Gogi gate Shahidi Chowk, Jammu from Baghu Devi to Pooja Devi. Now I am applying for transfer of the same. Objection if any may be conveyed to PDD Deptt (Prade-I) with in 7 days from the date of Publication of this notice.